مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سائنس

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام کسی تعارُف کا محتاج نہیں، آپ چَودہویں صدی ہجری اور برّ ِصغیر کے نامور مذہبی پیشوا، معروف عالمِ دین، فقیہ، محقِّق، اور مُجدِّد ہیں، حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زندگی بھر مسلمانوں کے عقائد اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لیے کوشاں رہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی حضرت امام کی بارگاہ میں طبیعیات (Physics)، اَرضیات (Geology)، فلکیات (Astronomy)، علمِ توقیت (Time Keeping) اور سیاسیات (Political Science) سمیت، سائنسی عُلوم سے متعلق جتنے بھی مسائل پیش کیے گئے، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سب پر اپنی عالمانہ رائے دینے کے لیے ہمیشہ قرآن وحدیث کو معیار بنایا، اور مغربی سائنسدانوں (Western Scientists) کی تحقیقات سے قطعاً متاثر نہ ہوئے۔

سائنس (Science) کیا ہے؟

عزیزانِ محترم! آج ہماری نوجوان نسل مغربی سائنسی تحقیقات اور نظریات (Ideologies) پر بہت پختہ یقین رکھتی ہے، اور انہیں قرآن وحدیث کی کسوٹی پر پَرکھنا گوارہ نہیں کرتی، یا پھر اسلامی تعلیمات کو کھینچ تان کر سائنس (Science) کے مطابق بنانے کی کوشش کرتے ہیں، بحیثیت مسلمان یہ ایک انتہائی افسوسناک بات اور لمحۂ فکریہ ہے، لہذا ہمارے لیے یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ سائنس (Science) کسے کہتے ہیں؟ اور اس کے نظریات کی کیا حیثیت ہے؟

سائنس (Science) لاطینی زبان کے لفظ (Scientia) سے مشتَق ہے، اس کا معنی ومفہوم "غیر جانبداری سے حقائق کا اُن کی اصلی شکل میں باقاعدہ مطالعہ کرنا، اور اپنی عقل، مُشاہَدات اور تجربات کی روشنی میں کسی چیز کو جاننے کا طریقہ ہے"[1]۔ اس کے نتائج کبھی بھی حتمی اور قطعی نہیں ہوتے، بلکہ یہ صرف اُس وقت تک کے حقائق ہوتے ہیں جب تک کوئی نئ دریافت (Discovery) نہ آجائے۔ سائنسدان بھی اپنے علم کی یہی تعریف کرتے ہیں، اور اسے کبھی بھی حتمی اور قطعی قرار نہیں دیتے۔ لہذا بحیثیت مسلمان سب سے پہلے اس بات کو ذہن نشین کرنا، اور اُسے ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے، کہ سائنس انسانی تجربات ومُشاہَدات کا نتیجہ ہے جو کہ محدود اور غیر قطعی ہوتا ہے، اور اس (سائنس) میں ہر لمحہ خطا اور تبدیلی کے ساتھ ساتھ ترقی کا اِمکان بھی باقی رہتا ہے، جبکہ قرآن پاک اللہ تعالی کا کلام ہے، قطعی ہے، اس میں کوئی شک اور کسی تبدیلی کا اِمکان نہیں، البتہ ہمارے سمجھنے اور تاویل

---

(۱) "سائنس کیا ہے؟" سائنس، ۷، ملخصًا۔

میں غلطی کا اِمکان ضرور رہتا ہے، لہذا سائنس اور قرآن کا کوئی تقابُل یا مُوازنہ ہو ہی نہیں سکتا، اور ایسا کرنا یقیناً بہت بڑی خطا اور گمراہی کا سبب بنتا ہے![1]۔

قرآنِ حکیم سائنس کی کتاب نہیں

حضراتِ گرامی قدر! قرآنِ حکیم اور کسی سائنسی تحقیق میں باہم مُماثلت محض ایک اتفاق ہے، لہذا قرآنِ حکیم اور سائنس (Science) کا باہم مُوازنہ کرنے والوں کو یہ بات ہرگز نہیں بھولنی چاہیے، کہ قرآنِ پاک کوئی سائنسی کتاب (Scientific Book) نہیں، بلکہ وہ اللہ رب العالمین کی کتاب ہے۔ نیز قرآنِ پاک کی تعلیمات کے مُوافق کوئی سائنسی نظریہ، ممکن ہے کہ چند سالوں بعد سائنس دانوں کے نزدیک تبدیل ہو جائے، مگر قرآنِ حکیم کی تعلیمات اور اس میں بیان کردہ عقائد و نظریات حتمی ہیں، اُن میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں، لہذا اسلام کے ہر واضح اور قطعی حکم کے خلاف سائنسی نظریات کو رَدّ کر دیا جائے گا!۔

یہی وجہ ہے کہ فزکس (Physics) کے مشہور نوبل انعام یافتہ سائنسدان "البرٹ آئن سٹائن" (Albert Einstein) کا مشہور قول کہ "سائنس مذہب کے بغیر لنگڑی ہے، اور مذہب سائنس کے بغیر اندھا ہے"[2] کُلّی طور پر ایک مسلمان کے لیے ہرگز قابلِ قبول نہیں؛ کیونکہ سائنس کی حُدود و قُیود متعیّن کرنے کے لیے مذہب کی ضرورت تو بہر صورت ہے، لیکن مذہب کو اپنی حقّانیت ثابت کرنے کے لیے سائنس کی کوئی ضرورت نہیں"[3]۔

---

(۱) "مسلم دنیا اور سائنسی اَفکار" واعظ الجمعہ ۲۸ اپریل ۲۰۲۳ء۔

(۲) "قرآن اور جدید سائنس" آزاد دائرۃ المعارف وکیپیڈیا۔

(۳) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۱ء" اپریل، اسلام میں سائنس کا تصوُّر اور مسلم اِیجادات، ۲/۱۸۹۔

کارپوریٹ سائنس(Corporate Science)کانقصان

عزیزانِ محترم! مسلمانوں نے سائنس کو اسلام کے تابع رکھتے ہوئے انسانی فلاح و بہبود، خیر و بھلائی، اور علاج مُعالجہ کے لیے استعمال کیا، یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں طب(Medical) کے میدان میں مسلمان سائنسدانوں کا کوئی ثانی وہم پلّہ نہیں تھا، مسلم سائنسدان ابوالقاسم زَہراوی اَندلُس (اسپین) کے ایجاد کردہ دو سو ۲۰۰ سے زائد سرجری آلات (Surgical Instruments) اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں، یہ آلات یورپ سمیت آج بھی دنیا بھر میں سرجری کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں[1]۔ آنکھ کے اندر موجود تمام رگوں اور پٹھوں کو تفصیل سے بیان کرنے والے سائنسدان "ابنِ سینا" کا تعلق بھی اسلامی دنیا سے ہے، جراثیم (Germs) اور انفیکشن (Infection) کے مابین تعلق معلوم کرکے علاج میں آسانی پیدا کرنے، اور ایتھانول (Ethanol) اور الکوحل (Alcohol) جیسی اہم اِیجادات کا کارنامہ بھی اپنے وقت کے عظیم مسلم طبیب (Muslim Doctor) اور سائنسدان ابوبکر محمد بن زکریا رازی نے انجام دیا، جبکہ مغربی ممالک(Western Countries) کے سائنسدانوں نے انسانی سہولیات کے لیے کام توکیا، لیکن ساتھ ہی ساتھ اسلحہ وبارُود، ٹینک شکن توپوں، لیزر گنوں(Laser Guns)، ہائیڈروجن اور کلسٹر بموں (Hydrogen and Cluster Bombs)، زہریلی گیسوں، اور ایٹم بم(Atomic Bomb) جیسی تباہ کن اِیجادات کا تحفہ بھی دیا، اور آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ انسان دشمن ان ایجادات کی

---

(۱) ایضاً، ص۱۹۵، ۱۹۶۔

سب سے بڑی وجہ سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) کے تحفظ، بقاء اور مَفادات کے لیے کام کرنے والی کارپوریٹ سائنس (Corporate Science) ہے، جس سے خیر وبھلائی کی توقع کم، اور ضرر ونقصان زیادہ ہورہا ہے!!۔

مغربی نظامِ تعلیم کے ذریعے لادینی اَفکار کی ترویج واِشاعت

عزیزانِ مَن! اُنیسویں صدی ہجری میں ہندوستان پر قبضے کے بعد انگریزوں نے مسلمانوں کو ہر اعتبار سے تباہ وبرباد کرنے کے لیے مختلف ہتھکنڈے اپنائے، داخلی وخارجی سطح پر سازشیں رچائیں، مسلمانوں میں باہم فسادات کو ہوا دی، انہیں تفرقہ بازی کی آگ میں جُھونکا، اسلامی مُعاشرہ میں مغربی کلچر (Western Culture) کو فَروغ دیا، جدیدیت (Modernism) کا دِلفریب نعرہ دے کر انہیں دنیا کی محبت میں مبتلا کیا، اِشتراکیت (Communism) کے نام پر ان کے دل ودماغ سے جائز وناجائز اور حلال وحرام کی تمیز ختم کی، قوم پَرَستی (Nationalism) کو وفاداری اور اَوّلین ترجیح قرار دے کر مذہب کو ثانوی حیثیت میں بدل دیا، سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) کے نام پر عدم استحکام کا شکار اسلامی ممالک کی معیشت (Economy) پر قبضہ جمالیا، اور مغربی نظامِ تعلیم کی صورت میں کفر واِلحاد اور لادینی اَفکار کو فَروغ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان نوجوان برائے نام مسلمان ہو کر رہ گئے، اسلامی رسم ورَواج اور تعلیمات انہیں بوجھ اور اپنی ترقی میں حائل رکاوَٹ محسوس ہونے لگیں، وہ مغربی فیشن (Western Fashion) کے دِلدادہ ہوگئے، دنیا کی محبت نے ان کے دلوں میں گھر کر لیا، اور جدید سائنس (Modern Science) کے نام پر لادینی اَفکار ونظریات ان کے دل ودماغ میں رَچ بس گئے!۔

شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اسی تناظر میں اپنا دردِ دل یوں بیان فرمایا: ع

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر

لبِ خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ!

ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم

کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا اِلحاد بھی ساتھ![1]

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دُور اندیشی اور مدبّرانہ سوچ

حضراتِ محترم! امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی دُور اندیشی اور مدبّرانہ سوچ وفکر کے ذریعے قبل از وقت اس خطرہ کو بھانپا، لادینیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے آگے بند باندھا، اور علمِ سائنس کی سُوج بُوجھ رکھنے والوں کو سائنس کے لادینی اور گمراہ کن نظریات سے بچنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: "محبِّ فقیر! سائنس یوں مسلمان نہ ہوگی کہ اسلامی مسائل کو آیات ونُصوص میں تاویلات دُور اَز کار کرکے سائنس کے مطابق کرلیا جائے۔ یوں تو (معاذاللہ) اسلام نے سائنس قبول کی، نہ کہ سائنس نے اسلام، وہ مسلمان ہو گی تو یوں کہ جتنے اسلامی مسائل سے اُسے خلاف ہے، سب میں مسئلۂ اسلامی کو روشن کیا جائے، دلائلِ سائنس کو مردود وپامال کر دیا جائے، جابجا سائنس ہی کے اَقوال سے اسلامی مسئلہ کا اِثبات ہو، سائنس کا اِبطال واِسکات ہو، یوں قابو میں آئے گی!"[2]۔

---

(۱) "کلیاتِ اقبال" "بانگِ درا، تعلیم اور اس کے نتائج، حصّہ سوم، ص۲۳۸۔

(۲) "فتاوی رضویہ" "کتاب الردّ والمناظرہ، رسالہ "نزول آیاتِ فرقان بسُکون زمین وآسمان" ۲۲/۲۴۵۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریۂ تعلیم

حضراتِ ذی وقار! امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک سائنس سمیت کسی بھی فن کی تعلیم و تعلُّم کا واحد مقصد، اللہ ورسول کی رِضا، دینی فہمی اور شریعت کی پیروی ہے، لہذا سائنسی علوم سمیت آپ جو بھی علم حاصل کریں، اُسے اسلام کے تابع ہونا چاہیے، اُس کا کوئی نظریہ (Theory) اسلامی عقائد ونظریات اور تعلیمات سے متصادِم نہیں ہونا چاہیے، اور اگر کوئی نظریہ ایسا ہو تو اس پر ہرگز یقین نہ کریں، نیز سائنس کی رُو سے ہی سائنس کا ردّ کریں، اور اسلامی مسئلہ کی حقانیت اور برتری ثابت کریں۔

اگر سائنسی علوم حاصل کرتے وقت آپ کی نیّت یہ ہو، کہ ان علوم کو حاصل کرکے میں لوگوں کو نفع پہنچاؤں گا، اور اسلام کی سربلندی کے لیے کام کروں گا، تو سائنسی علوم کا سیکھنا سکھانا بھی عبادت میں شمار ہو سکتا ہے، حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «خَيْرُ النَّاسِ مَنْ نَفَعَ النَّاسَ»[1] "انسانوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے"، لیکن بدقسمتی سے عام طَور پر ایسا نہیں ہے، آج کا نوجوان اور طالبِ علم اعلیٰ تعلیم اس لیے حاصل کر رہا ہے؛ کہ وہ خوب مال ودَولت کما سکے، اچھی نوکری اور پُر تعیُّش زندگی گزار سکے، اور اپنی دنیاوی خواہشات اور خوابوں کو حقیقت کا رُوپ اور تعبیر دے سکے! جبکہ دنیا کی ایسی بے جا محبت اور خواہشاتِ نفس کی غلامی، ایک مسلمان کی شان کے مُنافی ہے، جو بحیثیت مسلمان ہمیں کسی طَور پر زیب نہیں دیتی!۔

---

(١) "شُعب الإيمان" ٥٣- التعاوُن على البرّ والتقوى، ر: ٧٢٥٢، ٦/ ٢٦٠١.

سائنس کے باطل نظریات کا ردّ اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! سائنس کے باطل نظریات کے ردّ سے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہر چیز کو کیفیت، ماہیت، اَجزاء اور مرکَّب تک محدود کر دینا درست نہیں، بلکہ ہر کام کو ہمیشہ خالقِ کائنات کی طرف منسوب کرنا چاہیے، اور اس چیز کی جھلک حضرت امام کی تحریروں میں واضح طَور پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے، جیسا کہ امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ "زلزلہ آنے کا کیا باعث ہے؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: "اصلی باعث آدمیوں کے گناہ ہیں، اور پیدا یوں ہوتا ہے کہ ایک پہاڑ[۱] تمام زمین کو محیط ہے، اور اس کے ریشے زمین کے اندر اندر سب جگہ پھیلے ہوئے ہیں، جیسے بڑے درخت کی جڑیں دُور تک اندر اندر پھیلتی ہیں، جس زمین پر (معاذاللہ) زلزلہ کا حکم ہوتا ہے، وہ پہاڑ اپنے اُس جگہ کے ریشے کو جنبش دیتا ہے، زمیں ہلنے لگتی ہے"[۲]۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی سائنسی مہارت

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ سائنسدان نہ ہونے کے باوُجود سائنسی علوم میں بڑی مہارت رکھتے ہیں، علمِ توقیت (Time Keeping)، علمِ فلکیات (Astronomy)، علمِ حساب (Mathematics)، علمِ ہَندسہ (Numerology)، علمِ نُجوم (Astrology)، اور علمِ اَرضیات (Geology) سے متعلق امامِ اہلِ سنّت کی متعدّد تصنیفات، اس بات کا واضح اور روشن ثبوت ہیں، ان میں سے چند مشہور اور اہم کتب حسبِ ذیل ہیں:

---

(۱) یعنی کوہِ قاف، اس پہاڑ کے بارے میں حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: «خَلَقَ الله جَبلاً يُقال لَهُ: قَاف، مُحِيطٌ بِالعَالَمِ، وَعُروقُه إِلى الصَّخرَةِ الّتي عليها الأرضُ» ...الحديث. [انظر:"الأسرار المرفوعة" ر: ۱۲۲۹، صـ۳۲۱].

(۲) "فتاوی رضویہ" "کتاب الحظر والاِباحۃ، فلسفہ، طبعیات، سائنس، نُجوم، منطق، ۱۶/۲۵۴۔

(١) "كشف العِلة عن سَمت القبلة" (٢) "الكلمة المُلهَمَة في الحِكمة المُحكَمة لِوَهَاءِ فَلسَفة المَشئَمَة" (٣) "مَقامِع الحديد على خدِّ المَنطِق الجديد" (٤) "نزولِ آياتِ فرقان بسُکون زمین و آسمان" (٥) "مُعینِ مُبین بہر دَورِ شمس وسکون زمین" (٦) "فَوزِ مبین در ردِّ حرکتِ زمین"۔

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سائنسی مہارت کے بارے میں، یورپی نَومسلم دانشوَر ڈاکٹر محمد ہارون (سابق پروفیسر کیمبرج یونیورسٹی، برطانیہ) (Former Professor (Cambridge University, UK نے اپنے ایک آرٹیکل میں لکھا کہ "امام احمد رضا کے نزدیک قرآن اور اسلام ہی میں کامل سچائیاں ہیں، لہذا کسی بھی طرح ان کی تردید کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اگر کبھی سائنسدانوں نے ایسا کیا بھی تو امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ان کے دلائل کو اسلامی دلائل سے رد کیا۔ اگرچہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کسی طور پر بھی سائنسداں نہیں تھے، مگر وہ سائنس میں عظیم تھے، ریاضی (Mathematics) اور فلکیات (Astronomy) اتنی اچھی طرح جانتے تھے کہ رات کو آسمان دیکھ کر گھڑی (Watch) کا وقت درست کر لیتے تھے، وہ مغربی سائنسی نظریات سے بھی آگاہی رکھتے تھے، انہوں نے ستاروں کے جھکاؤ کی بنا پر بڑی تباہی کی پیش گوئی کرنے والے، ایک مغربی ماہرِ فلکیات پروفیسر اَلبرٹ ایف پورٹا (Professor Albert F. Porta) کا جواب ("مُعینِ مبین بہر دَورِ شمس و سُکونِ زمین") لکھا، اور اپنے جواب میں انہوں نے مکمل طور پر آسمانوں اور کششِ ثقل (Gravity) سے متعلق مغربی نظریات (Western

(Ideology) کو بنیاد بنایا، اور صحیح طَور پر پیش گوئی فرمائی کہ کوئی تباہی نہیں آئے گی، اور ان کی یہ پیش گوئی بالکل صحیح ثابت ہوئی"[۱]۔

یورپی نَومسلم دانشوَر جناب ڈاکٹر محمد ہارون صاحب (سابق پروفیسر کیمبرج یونیورسٹی، برطانیہ) نے مزید یہ بھی فرمایا کہ "امام احمد رضا کا نظریہ ہے، کہ سائنس کوکسی طرح بھی اسلام سے فائق اور بہتر تسلیم نہیں کیا جاسکتا، اور نہ ہی کسی اسلامی نظریہ، شریعت کے کسی جُزء یا اسلامی قانون سے گُلو خلاصی کے لیے سائنس کی کوئی دلیل مانی جاسکتی ہے! اگرچہ امام احمد رضا خود سائنس میں خاصی مہارت رکھتے تھے، لیکن اگر کوئی اسلام میں سائنس سے مُطابقت پیدا کرنے کے لیے، کسی قسم کی تبدیلی لانا چاہتا، تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُسے ٹھوس علمی دلائل سے جواب دیا کرتے"[۲]۔

امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے علم وفضل کی بنیاد پر دنیا کے جن مشہور ومعروف سائنسدانوں کا سائنسی بنیادوں پر ردّ فرمایا، اُن میں مشہور ہیئت داں (Astronomer) اور فلاسفر، فیثاغورث (Pythagoras)، یورپی سائنسدان کوپرنیکس (Copernicus)، اٹلی کے ہیئت داں (Astronomer) گلیلیو (Galileo)، برطانوی سائنسدان آئزک نیوٹن (Isaac Newton)، امریکی سائنسدان پروفیسر اَلبرٹ ایف پورٹا (Pro. Albert F. Porta)، اور اَلبرٹ آئن سٹائن (Albert Einstein) وغیرہ خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں۔

مختصر یہ کہ "باطل نے جس محاذ پر دینِ اسلام پر حملہ آوَر ہونے کی کوشش کی، چاہے تھیوریز (Theories) اور نظریات کا لِبادہ اُوڑھ کر، چاہے فیشن وتہذیب کا

---

(۱) "امام احمد رضا کی عالمی اَہمیت" آن لائن آرٹیکل، ص۴۔
(۲) ایضاً۔

بھیس بدل کر، چاہے فلسفہ اور سائنس کا رُوپ دھار کر، امامِ اہلِ سنّت نے اُسے ہر موڑ پر پسپا کیا، اور باطل کے دامِ فریب کو تار تار فرمایا"[۱]۔

چند اہلِ علم کے تاثُرات

حضرت امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سائنسی مہارت کو اہلِ علم وفضل خُوب جانتے اور مانتے ہیں، چند اہلِ علم کے تاثُرات حسبِ ذیل ہیں:

(۱) افغانستان کی مشہور "کابُل یونیورسٹی" (Kabul University) کے پروفیسر عبد الشکور شاد نے اپنے تاثُرات میں کہا کہ "مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تمام تحریروں اور تصنیفات کو جمع کرنے، ان کی کیٹلاگ (Catalogue) بنانے، اور ہندوستان، پاکستان اور افغانستان کی لائبریریوں میں رکھنے کی سخت ضرورت ہے"[۲]۔

(۲) ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبد القدیر خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیفات کا مطالعہ کرنے کے بعد فرمایا کہ "اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی نے لاتعداد سائنسی موضوعات پر مضامین و مقالے لکھے ہیں، آپ نے تخلیقِ انسانی، بائیوٹیکنالوجی (Biotechnology)، جِینیات (Genetics)، الٹرا ساؤنڈ مشین (Ultrasound Machine) کے اُصول کی تشریح، پیزو الیکٹرک (Piezoelectric) کی وضاحت، ٹیلی کمیونیکیشن (Telecommunications) کی وضاحت، فلوئڈ ڈائنامکس (Fluid

---

(۱) "اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی بحیثیت سائنسدان" ہندوستان سماچار (ڈیجیٹل اشاعت) ۱۲ اکتوبر ۲۰۲۱ء۔

(۲) دیکھیے: "روزنامہ جنگ" ۵ دسمبر ۲۰۱۶ء۔

(Dynamics) کی تشریح، ٹوپولوجی (Topology)، چاند وسورج کی گردش، میٹرالوجی (چٹانوں کی ابتدائی ساخت)، دھاتوں کی تعریف، کورال (مرجان کی ساخت کی تفصیل)، زلزلوں کی وُجوہات، مدوجزر (Tide) کی وُجوہات، وغیرہ تفصیل سے بیان کی ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے دَور کے فقیہ، مفتی، محدّث، معلّم، اعلیٰ مصنّف تھے"[۱]۔

سائنسی علوم کے نصاب میں واقع سب سے بڑی خامی

حضراتِ گرامی قدر! سائنس کے جن باطل نظریات اور خامیوں کی بنیاد پر حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سائنسی نظریات کا رَدّ کیا اور اختلاف فرمایا، موجودہ سائنسی نصاب میں موجود اسی خامی اور کوتاہی کی، محققِ اہلِ سنّت، ماہرِ تعلیم علّامہ جلال الدین قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی نشاندہی کی اور فرمایا: "غیروں کی تقلید میں ہم نے (اپنے تعلیمی اداروں میں) علومِ جدیدہ کی تعلیم کا انتظام تو کر دیا ہے، مگر ان کی تعلیم میں سِرے سے اللہ فاعل و مختار کا ذکر ہی غائب کر دیا ہے، اس طرح تعلیم دی جا رہی ہے کہ طالبِ علم یہی سمجھ بیٹھتا ہے کہ فُلاں فُلاں اَشیاء سے فُلاں مرکَّب بنتا ہے، فُلاں شَے اگر تحلیل کی جائے تو یہ اَجزاء ملیں گے۔ "There Is a Nature" کے تصوُر نے ہماری (سائنسی) تعلیم سے خدا کا تصوُر ہی غائب کر دیا ہے، نتیجہ ظاہر ہے کہ ان سائنسی علوم کی حُصول کے بعد نوجوان خدا سے بیگانہ اور دِین سے بے بہرہ رہتا ہے، اس کی کاوِش صرف ماہیت معلوم کرنے تک رہتی ہے، (اور) خالقِ ماہیت سے وہ عاری رہتا ہے، علومِ جدیدہ ہوں یا قدیمہ، اگر ان میں نیچر (Nature) کی جگہ "اللہ تعالٰی" کا اِضافہ کر دیا

---

(۱) ایضًا۔

جائے، توطلبہ کے فکرونظر میں حیرت انگیز انقلاب آسکتا ہے!"[1]۔

لہذا اگر ہمارے حکمران اور وزارتِ تعلیم (Ministry of Education) سے متعلق افسران تھوڑی سی توجہ فرمائیں، اور سائنس سے متعلق کتابوں میں صرف اتنا اِضافہ کردیں کہ "اللہ عزّوجلّ فاعل مختار ہے، اس کے ارادے کے سِوا کوئی شَے مؤثر نہیں"[2] تو یقین مانیے کہ ہم اپنی نسلِ نَو کو بے دینی اور گمراہی سے بچا کر، ایک اچھا مسلمان اور تعلیم یافتہ شہری بنا سکتے ہیں!۔

کائنات میں غور وفکر

میرے محترم بھائیو! اسلام کے تابع اور مذہبی تصادُم سے پاک نظریات پر مشتمل سائنسی علوم حاصل کرنا جائز ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی نے خود کائنات میں غور وفکر کا حکم دیا ہے، اور کہا جاسکتا ہے کہ کائنات میں غور وفکر سائنس ہی کا دوسرا نام ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِيٓ أَنفُسِهِمْ ۗ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى﴾[3] "کیا انہوں نے اپنے جی میں نہ سوچا، کہ اللہ تعالی نے پیدا نہ کیے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، مگر حق اور ایک مقرّرہ میعاد سے"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ سِيرُوا فِي ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ ٱللَّهُ يُنشِئُ ٱلنَّشْأَةَ ٱلْآخِرَةَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾[4] "تم فرماؤ کہ

---

(۱) "امام احمد رضا کا نظریۂ تعلیم" ۵۸۔

(۲) "فتاوی رضویہ" "کتاب الرد والمُناظرة، رسالہ "الكلمة الملهَمة في الحكمة المحكمة لوهاء فلسفة المشئمة" ۲۲/۴۸۴۔

(۳) پ ۲۱، الرُّوم: ۸.

(٤) پ ۲۰، العنكبوت: ۲۰.

زمین میں سفر کر کے دیکھو! اللہ کیسے پہلے بناتا ہے، پھر اللہ دوسری اٹھان اٹھاتا ہے (یعنی دوبارہ زندگی دیتا ہے)، یقیناً اللہ سب کچھ کر سکتا ہے!"۔

علاوہ ازیں "ہمارا شاندار ماضی اور مسلمان سائنسدانوں کی اِیجادات (Inventions) بھی اس بات پر دلیل ہیں، کہ ماضی میں مسلمانوں کا سائنس سے بہت گہرا تعلق رہا ہے، جس وقت پورا یورپ جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا، اور حصولِ علم کے لیے وہاں ایک بھی یونیورسٹی (University) موجود نہیں تھی، اس وقت اسلامی دنیا زیورِ علم سے آراستہ تھی، لاکھوں لاکھ کتب پر مشتمل ہزاروں لائبریریاں قائم کی جارہی تھیں، اور مسلمان سائنسدان کائنات کے پوشیدہ رازوں سے پردہ اٹھانے، اور مختلف نَوعیت کی اِیجادات وتحقیقات کے لیے لیبارٹریوں (Laboratories) اور رَصدگاہوں (Observatories) میں مصروفِ عمل تھے"[۱]۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! "امام اہل سنّت امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تمام تر تعلیمات کا نچوڑ اور خلاصۂ کلام یہ ہے، کہ بحیثیت مسلمان ہمارے لیے سائنس کی صرف وہی توجیہات اور تھیوری (Theory) قابلِ قبول ہیں، جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ومُوافق ہوں، اور کسی صورت اسلام کے قطعی عقائد واَحکام سے متصادِم نہ ہوں، اگر کوئی سائنسی تھیوری یا تحقیق (Research) اسلامی تعلیمات سے مُطابقت نہ رکھتی ہو، تو اُسے کسی صورت قبول نہیں کیا جائے گا؛ کیونکہ اسلام ایک اِلہامی دِین ہے، اس کا دُستور قرآنِ مجید کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے، یہ دُستور اللہ خالق ومالک کی طرف سے ہمیں عطا کیا گیا ہے، لہٰذا اس میں کسی قسم کی غلطی کی گنجائش نہیں۔ جبکہ

(۱) "اسلام میں سائنس کا تصوُّر اور مسلم ایجادات" واعظ الجمعہ ۱۰ ستمبر ۲۰۲۱ء۔

سائنسی تھیوری انسانی سوچ اور فکر کا نتیجہ ہوتی ہے، اس میں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں رُونما ہوتی رہتی ہیں، اور اس میں ہمیشہ غلطی کی گنجائش موجود رہتی ہے!""[1]۔

دعا

اے اللہ! ہم سب کو امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فُیوض وبرکات سے مالامال فرما، ان کے علم اور تحریروں سے استفادہ کی توفیق عطا فرما، کسی بھی فن کو سیکھتے وقت ہمیشہ حکمِ شریعت کو پیشِ نظر رکھنے کی سوچ عطا فرما، ہمارے طلبہ کو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح

---

(۱) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۱ء" اپریل، اسلام میں سائنس کا تصوُر اور مسلم اِیجادات، ۱۸۶/۲-۲۰۰۔

طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.